مشینی ذبیحہ کا حکم

از

فاتحِ افریقہ محدّثِ کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور
و
بانی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

ناشر
دائرۃ المعارف الامجدیہ گھوسی ضلع مئو۔ یوپی
فون ۲۲۰۴۶ — ۲۲۰۶۱ کوڈ ۰۵۴۷۴

ماہنامہ اشرفیہ شمارہ ماہ اگست ۱۹۹۷ء میں ایک مضمون مشینی ذبیحہ کے جواز سے متعلق شائع ہوا تھا ــــ مضمون فقہی بصیرت سے خالی اور سطحی مواد پر مشتمل ہے، جس میں مضمون نگار نے "ذبیحہ شرعی" کے بنیادی شرائط میں سے کئی ضروری امور سے صرف نظر کیا ہے اور مشینی ذبیحہ کے جواز کو لاحاصل بحثوں سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔
مضمون نگار پر لازم تھا کہ وہ مشینی ذبیحہ کے عمل کے متعلق یہ واضح کرے کہ الکٹرک انجن کی طاقت سے چلنے والی چھری خود مسلمان کی اپنی قوت سے چلتی ہے۔ اسلئے ذبح کا یہ عمل مسلمان ہی کا فعل قرار پائے گا ۔ جب کہ یہ ثابت کرنا اثبات محال سے کم نہیں ہے۔
مضمون پڑھنے کے بعد شدید طور سے یہ احساس ہوتا ہے کہ مضمون نگار کو فقہ حنفی کی دو ایک کتابوں کا مطالعہ بھی نصیب نہیں ہوا ہے ــ مگر چونکہ اس مضمون سے ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ بعض اہل اسلام لاعلمی کی بنا پر حرام گوشت کھانے کے مرتکب ہو سکتے ہیں اسلئے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ ذبح شرعی کی ایک اجمالی تشریح پیش کر دی جائے۔

ذبح شرعی

ہر مسلمان کو کم از کم اتنا علم ضرور ہے کہ شریعتِ اسلامیہ کی رو سے مچھلی اور ٹڈی کے علاوہ کوئی بھی حلال جانور اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ ذبح شرعی کے مراحل سے نہ گذر چکا ہو ــــ
ذبح شرعی کی دو قسمیں ہیں :

(۱) اختیاری (۲) اضطراری۔

ذبح شرعی کی دونوں قسموں میں آلہ دھاردار سے قطع کرنے کے طریقوں کے سوا تقریباً تمام شرائط مشترک ہیں۔

ذبح اختیاری میں سانس کی نالی کھانا پانی اترنے کی نالی اوران کے اغل بغل والی خون کی دورگوں میں سے کم ازکم تین کا کٹ جانا شرط ہے جبکہ ذبح اضطراری میں آلہ دھاردار یعنی تیر بھالے وغیرہ سے جانور کے جسم پر کہیں بھی ایسا زخم پہنچانا کافی ہے جس سے جانور کی موت واقع ہوجائے، یا سدھائے ہوئے کتے، شکاری پرندے سے شکار کو زخمی کرنا بھی ذبح اضطراری کے لئے کافی ہے۔

ذبح اضطراری ان چرندوپرند جانوروں کے ساتھ مخصوص ہے جواونچی اڑان یا بے تحاشا بھاگنے کی وجہ سے کسی طرح قابو میں نہ آئے ہوں جیسے وحشی چرندوپرند۔ جبکہ ذبح اختیاری پالتو یا قابو میں آجانے والے جانوروں کیلئے ہے، اگر تیر یا شکاری جانور کے ذریعہ شکار کیا ہوا جانور زخمی ہوکر مرنے سے پہلے قابو میں آگیا اور ذبح اختیاری کا موقع ہے تو جانور بے ذبح کے حلال نہ ہوگا۔ (ہدایہ اخیرین ص۵۵)

مشینی ذبیحہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ مشین سے جو جانور ذبح ہوتے ہیں وہ صرف ذبح اختیاری ہی سے حلال ہوسکتے ہیں کیونکہ جب جانور قابو میں ہوگا تبھی مشین کے حوالہ ہوسکتا ہے ورنہ نہیں، اور مشین سے ذبح کے موقع پر جانوروں کے کاٹنے میں آدمی کی قوت کا کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ ایک آدمی صرف کسی سوئچ کو آن (ON) کردیتا ہے جس سے موٹر والے تار سے کرنٹ کا رابطہ قائم ہوجاتا ہے اور بس۔ پھر بجلی اپنی قوت سے موٹر کو حرکت دیتی ہے اور موٹر اپنے بعض پرزوں یا پٹے کے واسطے سے چھری کو حرکت دیتا ہے نہ کوئی انسان موٹر کو حرکت دیتا ہے نہ اسکی چھری کو۔ اسی لئے اگر تاروں میں بجلی میں رو نہ ہو تو سوئچ آن (ON) کرنے سے کسی قسم کی حرکت چھری میں پیدا نہیں ہوتی جس سے ظاہر

ہوتا ہے کہ انسان کی طاقت اور اسکے عمل کا اس ذبح سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

فرض کیجئے کہ اگر کوئی مسلمان کہیں بسم اللہ پڑھ کر چھری آویزاں کر دے پھر پالتو جانور کو چھری کی طرف ہانک دے جس سے جانور کی مذکورہ بالا رگیں کٹ جائیں تو بھی جانور حرام قرار پائیگا۔ حالانکہ یہاں مشینی واسطوں سے کم واسطے ہیں مگر چونکہ ذبح کا عمل خود اس مسلمان سے صادر نہ ہوا بلکہ جانور اپنی قوت سے چھری سے ٹکرا کر کٹا ہے اسلئے اسے ذبح شرعی قرار نہیں دیا جا سکتا، کنز الدقائق میں ہے:

وضع منجلا فی الصحراء لیصید	کسی نے ایک آری یا درانتی جنگل میں
بہ حمار وحش وسمی علیہ فجاء	نیل گائے شکار کرنے کیلئے بسم اللہ پڑھ کر
فی الیوم الثانی ووجد الحمار مجروحا	رکھدی پھر دوسرے دن آیا تو نیل گائے کو
میتا لم یوکل۔ (مسائل شتی)	زخمی حالت میں مردہ پایا تو اس کا کھانا جائز نہیں

امام زیلعی علیہ الرحمہ اسکی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ ذبح میں شرط یہ ہے کہ جانور کو انسان (ذبح اختیاری کی صورت میں) خود ذبح کرے یا (ذبح اضطراری کی صورت میں) اسے خود ایسا زخم پہنچائے کہ جانور مر جائے اسکے بغیر جانور حلال نہیں ہوتا، کہ وہ اس نطیحہ یا متردیہ کی طرح ہے جس کی حرمت آیت قرآنی (سورہ مائدہ رکوع ۱) میں ذکر ہے اور متن میں دوسرے دن کی قید صرف اتفاقی ہے کیونکہ شکاری اگر اسی وقت جانور کو مردہ پائے تو بھی وہ حلال نہیں کہ اس میں ذبح کی شرط معدوم ہے۔ (تبیین الحقائق ج ۵ صہ ۲۲۶)

اس موقع پر امام شلبی نے خلاصہ اور محیط اور امام زیلعی کی عبارتوں کے درمیان جو فرق ہے اس کا ذکر فرمایا ہے پھر لکھتے ہیں:

امام زیلعی نے مسئلہ کنز کی جو دلیل پیش کی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ شکاری انسان آری نصب کر کے شکار کی تاک میں رہے یا غائب ہو جائے دونوں صورتوں میں جانور اگر زخمی

ہوکر مرگیا تو حرام ہے (کیونکہ جانور اپنی قوت سے آری سے ٹکرا کر زخمی ہوا ہے اور مرا ہے) اس کا مطلب یہ ہوا کہ خلاصہ کی ذکر کردہ روایت امام زیلعی کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہے۔

(شلبیہ علی التبیین ج ۶ ص ۲۲۶)

علامہ شامی علیہ الرحمہ امام زیلعی کی عبارت اور خلاصہ کی ذکر کردہ روایت میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شاید امام زیلعی کی مراد یہ ہے کہ شکار کے زخمی ہونے کے بعد اسکے مرنے سے پہلے شکاری اسکے ذبح اختیاری پر قادر ہو اور پھر بھی اسے ذبح نہ کرے تو شکار حلال نہیں ہے یہ توجیہ اسلئے کی گئی ہے کہ :

والا فجرح الانسان مباشرۃً لیس شرطاً فی الذکاۃ الاضطراریۃ۔ یعنی ذبح اضطراری میں خود ہی عملی ذبح کرنا شرط نہیں ہے۔

(ردالمحتار ص ۱۹۲ / ۵۷)

علامہ شامی نے اس توجیہ کو پیش کرنے کے بعد حکم تامل بھی فرمایا ہے۔ اس تامل کی وجہ یہ ہے کہ تیر اندازی سے زخمی کرنا خود فعل انسان ہے اور سدھائے ہوئے شکاری جانور کے ذریعہ شکار کو زخمی کرنا کتاب وسنت سے فعل انسان کے حکم میں مانا گیا ہے لیکن آری نصب کرنے میں شکاری کی نہ فعلی قوت کا دخل ہے اور نہ شکاری جانور کو خود ذریعہ بنانے کا دخل بلکہ جانور خود اپنی قوت سے ٹکرا کر زخمی ہوتا ہے۔ اسلئے امام زیلعی کا قول دونوں صورتوں کو شامل ہے کہ شکاری کو ذبح کا موقع ملا اور ذبح نہ کیا تو بھی حرام اور ذبح کا موقع نہ ملا جب بھی حرام۔ اوران کا یہ قول بے وزن نہیں ہے۔

اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ اگرچہ شکار کے ذبح اضطراری میں مباشرتِ ذبح (خود ہی ذبح کرنے) میں علماء کا اختلاف ہے لیکن ذبح اختیاری میں بالاتفاق یہ شرط ہے کہ انسان خود اپنے عمل اور اپنی قوت سے جانور کو ذبح کرے تب ہی جانور حلال

ہو گا۔ لغت و شرع کی رو سے فعل کا اطلاق اسی معنی پر ہوتا ہے کہ فاعل اپنی قوت و ارادہ سے ارتکاب فعل کرے۔ اور یہ امر آفتاب کی طرح روشن ہے کہ مشینی ذبیحہ میں آپریٹر یا بسم اللہ پڑھنے والے کی قوت سے جانور ذبح نہیں ہوتا بلکہ چھری کی تحریک اور خون کی رگوں پر اس کے دباؤ کا سارا عمل مشینی قوت کا کرشمہ ہے اور اس بات کا اعتراف خود مضمون نگار نے دبے لفظوں میں مصری علماء کے فتوی سے نقل کیا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ذبح شرعی میں جن امور کی رعایت شرط ہے ان میں سے کئی ایک مشینی ذبیحہ میں مفقود ہیں۔ ہم اختصار کے ساتھ انھیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ ضروری ہے کہ ذبح کرنے والا عاقل اور شرائط ذبح سے واقف ہو اسی لئے پاگل اور بے عقل بچہ کا ذبیحہ حرام ہے (ہدایہ اخیرین صفحہ ۴۳۲ ذبائح۔ تبیین ج ۵ صفحہ ۲۸۷، مجمع الانہر ج ۲ صفحہ ۵۹۸) ظاہر ہے کہ الکٹرک اور اس کی قوت سے چلنے والے موٹر ہی چھری کو حرکت دیتے ہیں اور یہ دونوں عقل و معرفت سے یکسر خالی ہیں۔

۲۔ ذبح کرنیوالے کو خود بسم اللہ کہنا ضروری ہے دوسرے کے بسم اللہ کہنے سے ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔ (ردالمحتار ج ۵ صفحہ ۱۹۲)

جب کہ مشین اور اس کو چلانے والی الیکٹرک میں بسم اللہ کہنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے اب مشین آپریٹر یا کنارہ کھڑے ہوئے کسی مسلمان کا بسم اللہ پڑھنا مشین کیطرف سے کیسے کافی ہوگا۔

۳۔ ذبح کرنے والے کی مدد کیلئے اگر کسی اور نے چھری پر ہاتھ رکھا تو دونوں کو بسم اللہ پڑھنا ہوگا۔ ان میں اگر کوئی ایک بسم اللہ ترک کر دے تو ذبیحہ حرام ہے۔

(ردالمحتار ج ۵ صـ۱۹۲ (درمختار علی ہامش الشامی ج ۵ صـ۲۱۲)

یونہی اگر مسلمان بسم اللہ سے ذبح کر رہا تھا اور چھری ایسے شخص نے بھی پکڑ رکھی ہے جو نہ مسلم ہے نہ کتابی تو بھی ذبیحہ حرام ہے۔

(الاشباہ عن الخانیہ جلد ا صـ۱۴۵)

تو اگر فرض کر لیا جائے کہ مشینی ذبیحہ میں مسلمان کے ذبح کا بھی دخل ہے تو مشین کا بھی دخل ہے جو نہ مسلم ہے نہ کتابی اس لئے ذبیحہ حرام ہوگا۔

۴۔ ذبح کرنے والا اپنے ارادہ و اختیار سے ذبح کرے جیسا کہ آری والے مسئلہ میں امام زیلعی اور علامہ شامی کی عبارتیں ہم پیش کر چکے ہیں اور قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

الا ما ذکیتم جنھیں تم نے ذبح کیا ہو۔

(سورہ مائدہ آیت ۳)

اللہ تعالیٰ نے فعل ذبح کا صدور مسلمان کے ساتھ خاص کر کے واضح کر دیا ہے کہ ذبح میں ذابح کے اپنے فعل و اختیار کا اعتبار ہے۔

بلکہ یہ بھی شرط ہے کہ بسم اللہ ذبح ہی کی نیت سے پڑھے کسی دوسرے ارادہ سے بسم اللہ پڑھی اور جانور کو ذبح کر دیا تو جانور حلال نہیں ہوا۔

(درمختار علی ہامش الشامی ج ۵ صـ۱۹۱)

اس سے معلوم ہوا کہ ذبح کا ارادہ بھی ضروری اور قصد ذبح ہی سے اللہ کا نام لینا بھی ضروری ہے اور یہ امر بالکل واضح ہے کہ مشین اور اس کی بجلی میں نہ ارادہ ہوتا ہے اور نہ اختیار۔ تو مشین کیسے قصد ذبح سے اللہ کا نام لے۔ اس تفصیل کے بعد مضمون نگار کے مندرجہ ذیل دو پیراگراف بھی پڑھ لیجیے تا کہ ان کی علمی بصیرت کا اندازہ ہو جائے۔

(۱) شرعی طریقہ ذبح میں مقصود بالذات جانور پر تسمیہ پڑھ کر متعین مقام سے کسی تیز

دھار دار آلہ سے دم مسفوح کو خارج کرنا ہے خون کے اخراج کا یہ عمل اصالۃً ہو یا جیسے مشین کے بلیڈ سے ہر دو صورت میں وہ ذبیحہ حلال تصور کیا جائیگا۔

(۴) مندرجہ بالا سوال میں کوئی ایسا پہلو نظر نہیں آتا جس کی بنیاد پر ذبح کے مذکورہ طریقہ کو غیر شرعی قرار دے کر ایسے ذبیحہ کو حرام کہا جائے جب کہ مشین کے تیز دھار دار بلیڈ سے جانور کی مطلوبہ رگیں کٹ رہی ہیں اور اس موقع پر ایک مسلمان اس جانور کا گوشت حلال کرنے کے ارادے سے اس پر تسمیہ بھی پڑھ رہا ہے اور رگوں سے بہنے والا خون بھی برابر نیچے گر رہا ہے تو کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی جس کی بنیاد پر اس ذبیحہ کو حرام قرار دیا جائے۔

(ماہنامہ اشرفیہ بابت ماہ اگست ۱۹۹۷ء صـ ۱۶)

مضمون نگار کے ان دونوں پیراگراف کا حاصل اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ ذبح میں مطلوبہ مقام کا کٹنا اور خون کا بہنا اور کسی مسلمان کا بسم اللہ پڑھنا ہی کافی ہے چاہے کاٹنے والا مومن ہو یا کافر یا نہ مومن ہو نہ کافر حالانکہ فرمانِ الٰہی الا ما ذکیتم اس کے برخلاف ہے۔

مصری علماء کی طرف منسوب کرکے مضمون نگار نے ایک فتویٰ نقل کیا ہے لگے ہاتھوں اسے بھی پڑھ لیں۔

"چونکہ سائل نے برقی آلہ سے ذبح کرنے کے طریقہ کار کا سوال میں ذکر یہ نہیں کیا اس لئے ہم یہاں با قاعدہ کلیہ بیان کر رہے ہیں" اگر مدیر آلہ مشینی ذبیحہ کا آپریٹر مسلمان ہو یا اہل کتاب سے ہو اور مشین میں چھری لگی ہوئی ہو جس سے مذکور الصدر رگیں کٹ جائیں اس جگہ یہ شرط بھی ہونی چاہیئے کہ مدیر آلہ ہر جانور کے ذبح کے وقت الگ الگ بسم اللہ

پڑھے تو اس برقی آلہ کو ذابح کے ہاتھ چھری کے قائم مقام قرار دیا جائیگا اور یہ ذبیحہ حلال ہوگا اور جب یہ شرائط پورے نہ ہوں تو ذبیحہ حلال نہیں ہوگا "

(ماہنامہ اشرفیہ اگست ۹۷ء صہ ۱۵)

اہل کتاب کے ذبیحہ کا حکم ہم بعد میں تحریر کریں گے، یہاں تو یہ سوال ہے کہ مدیر آلہ کا بسم اللہ پڑھنا کیونکر حلت ذبیحہ کا ضامن ہوسکتا ہے جب کہ وہ ذبح نہیں کر رہا ہے، پھر یہ کہنا کہ مشین سے چلنے والی چھری ذابح کے قائم مقام ہے یہ صرف ایک دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ــــ ہاں! اس سے اتنا تو ثابت ہوگیا کہ ان مصری علماء کو بھی یہ تسلیم ہے کہ ذبیحہ پر چھری کو ذابح کے ہاتھ سے اسی کی قوت سے چلنا ضروری تھا اور وہ مشین کی قوت سے چل رہی ہے مگر کسی ضرورت کی وجہ سے مشین سے چلنے والی چھری ذابح کے ہاتھ کی چھری کے قائم مقام قرار دی گئی ہے ـــــــ البتہ ہم دلیل سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ذبح اختیاری میں یہ شرط ہے ذابح خود اپنے اختیار و قوت سے جانور کو ذبح کرے اور تاہنوز اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں پیش کی جاسکی۔

شاید ان مصریوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ بعض مسائل میں شریعت نے سبب فعل کو بھی فاعل قرار دیا ہے اسلئے مشین چلانے والا چونکہ جانور کٹنے کا سبب ہے لہذا وہی ذابح کہلائے گا۔ غالباً انھیں یہ علم نہیں ہے کہ ذبح اختیاری کے مسئلہ میں شریعت اسلامیہ نے سبب کو ذابح کے قائم نہیں مانا ہے بلکہ مباشرتِ ذبح کو شرط ذبح شمار کیا ہے چنانچہ ہم اس سلسلہ میں دلائل وشواہد پیش کر چکے ہیں ـــــ پھر یہاں سبب در سبب کے سلسلہ پر بھی توجہ دینا چاہیئے کہ مدیر مشین صرف سوئچ دبانے،

اگر تاروں میں بجلی کی رَو ہے تو سوئچ دبانے کے سبب سے مشین تک بجلی پہنچی پھر اگر مشین صحیح ہے تو بجلی کے سبب سے مشین چلی پھر مشین چلنے کے سبب سے چھری چلی ــــ سبب کے سبب کے سبب کو کیونکر ہاتھ سے چلنے والی چھری کا قائم مقام قرار دیا جا سکتا ہے ہو سکتا ہے کہ ان مصری علماء کو سودا کا یہ شعر ہاتھ آ گیا ہو اور وہی ان کیلئے نسخۂ حل مشکلات ثابت ہوا ہو ؎

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا

کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا

مصری علماء کے بارے میں ہمیں اب تک جو اطلاعات حاصل ہوئی ہیں وہ کچھ اس طرح پر ہیں کہ مصر کے حق پرست حق گو بے باک علما جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈھکیلے جا رہے ہیں اور عام طور سے جو علماء صدار فتویٰ پر مامور ہیں وہ مغربی ذہنیت کے حامل اور صدر مملکت کے پرستار ہیں یعنی حق گو خدا ترس علماء حکومت کی جیل میں ہیں اور جو علماء حکومت کی جیب میں ہیں ان سے فتویٰ کا کام لیا جاتا ہے میرا خیال ہے کہ مشینی ذبیحہ کے جواز میں مصر اور مغرب میں مغربی لابی ہی کام کر رہی ہے۔

ایک اور وجہ حرمت

اب تک یہ گفتگو تھی کہ مشینی ذبیحوں میں مشین ہی ذابح ہوتی ہے اور کوئی انسان خود اپنی قوت اور اپنے ہی قصد و اختیار سے جانور کو ذبح نہیں کرتا ہے ــــ اس مرحلہ کے بعد اب ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ تجربات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مشین سے ذبح ہونے والے جانوروں میں سے بعض جانوروں کے گلے پر چھری چلنے کے بجائے ان کے سینہ پر یا سر پر چلتی ہے اور اس صورت میں ذبح کے متعین مقام کی بجائے

آدھا سر کٹتا ہے یا سینہ کٹتا ہے پھر بعد کے مرحلہ میں ایسے جانوروں کے ٹکڑے ہو کر مشین کی چین کے ذریعہ دوسرے ذبیحوں کے ٹکڑوں میں مخلوط ہو جاتے ہیں ــــ جو جانور ذبح کی رگوں کے سوا دوسری جگہ سے کٹتے ہوں اگر چہ اس طرح ان کو کسی مسلمان ہی نے کاٹا ہو تب بھی ان کا حرام ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ بلکہ مضمون نگار کو بھی اس کی حرمت تسلیم ہے اسی لئے تو انھوں نے متعین مقام اور مطلوبہ رگوں، کے کٹنے کو حلّت کی شرط قرار دیا ہے ــ اگر بفرض محال مشینی ذبیحہ حلال بھی ہو تو حرام گوشت مخلوط ہونے کی وجہ سے سب حرام ہوا ۔ فقہی قاعدہ ہے اذا اجتمع المبیح والمحرم غلب المحرم (الاشباہ ج ا ص۱۲۴) جب تجربات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ بعض جانوروں کے مشینی ذبح میں مقام ذبح کٹنے کی بجائے کوئی اور جگہ کٹ جاتی ہے تو مضمون نگار صاحب نے اس گوشہ حرمت کو کس بنا پر صیغہ راز میں رکھا ہے اس نکتہ پر تو وہی روشنی ڈال سکتے ہیں۔

حرام خورانی کی بدترین سیاست

مضمون نگار صاحب نے اپنے جواب سے پہلے جو سوال تحریر کیا ہے اس کے متن کا یہ حصہ ایک بار پھر پڑھ لیں۔

> " دور حاضر میں اسلامی حکومتوں کی جانب سے حلال گوشت کی ڈیمانڈز کے پیش نظر سلاٹر ہاؤسز میں مشین کے ذریعہ جانوروں کو ذبح کرنے کا طریقہ رائج ہو چکا ہے "

سوال کا یہ حصہ پڑھنے کے بعد فوراً یہ سوال ابھرتا ہے کہ اسلامی حکومتوں کی جانب سے جب حلال گوشت کی ڈیمانڈ زیادہ ہو گئی تو کیا سلاٹر ہاؤس والوں نے مشینوں سے ذبح کا کام لینے سے پہلے مشینی ذبیحہ کے حلال یا حرام ہونے کی تحقیق شریعت اسلامیہ

سے کرائی تھی ؟ یا صرف اپنی تجارت ہی پر منظر رکھی تھی ؟ —— ظاہر ہے کہ سلاٹر ہاؤس والوں کو اس دور میں حلال و حرام کی تحقیق میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی انھیں تو صرف گوشت کے پروڈکشن اور اس کی سپلائی سے کام تھا — پھر جن ممالک کو یہ گوشت اکسپورٹ کیئے گئے وہاں کے عوام کو اس امر کی ہوا بھی نہ لگنے دی کہ یہ گوشت مشینی کارگذاریوں کا نتیجہ ہے اور فریب کا تانا بانا درست کرنے کے لئے گوشت یا گوشت کی تھیلیوں اور ڈبوں پر " لحم حلال " (حلال گوشت) کا لیبل لگا دیا گیا ایک عرصہ کے بعد جب بعض عوام کو پتہ چلا کہ یہ مشینی ذبیحوں کا گوشت ہے اور انھیں اس کی حلت مشکوک نظر آئی تو انھوں نے علماء دین سے مراجعت کی حق پرست خدا ترس علمائے کرام و مفتیانِ عظام نے مشینی ذبیحوں کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا تو دوسری طرف بد قسمتی سے انھیں بعض ایسے علماء بھی مل گئے جنھوں نے کھینچ تان کر حرام کو حلال ثابت کرنے کی کوشش کی اور جذبۂ گوشت خوری کو پروان چڑھانے کی غرض سے یا سلاٹر ہاؤسز کا حق نمک ادا کرنے کی خاطر شریعت کے ساتھ کھلواڑ کیا۔

نام نہاد اسلامی حکومتوں کا قابل مذمت کردار

اپنی جگہ پر یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ حلال گوشت کو درآمد کرنے والے ملکوں میں سعودیہ عربیہ اور دیگر عرب ممالک سر فہرست ہیں یہ ممالک جس طرح دوسری اشیاء کو امپورٹ کرتے وقت سامان خرید کی ہر طرح جانچ کرتے ہیں ان ممالک پر گوشت کی درآمدگی کے وقت اس کی حلت کے تمام شرائط کے التزام کی تحقیق کرنا، دوسرے سامانوں کی تفتیش سے زیادہ اہم فریضہ تھا تاکہ اس طرح احکام شرع کے تحفظ کی ذمہ داری

سے سبکدوش بھی ہوتے اور وہ خود کو حرام خوری کے الزام سے بھی بری ثابت کر پاتے ۔ لیکن انھوں نے صرف تن آسانی اور فروغ تجارت کے پیش نظر حلال و حرام کے اثبات کیلئے کسی دلیل شرع کا سہارا لینے کے بجائے ایک غلط فارمولہ وضع کر لیا کہ ہم نے گوشت مسلمان کی دوکان سے خریدا ہے اور اس پر حلال گوشت کا لیبل بھی لگا ہوا ہے اس لئے ہمیں اس تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس مسلمان دوکاندار نے یہ گوشت امپورٹ کیا ہے کیا اسی ممالک کا ذبیحہ ہے ، امپورٹ کیا ہے تو کہاں سے اور کیسا ؟ وغیرہ

میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ حکومت کے ذمہ داروں اور وہاں کے محکمہ شرع کو جب معلوم ہے کہ گوشت کا بیشتر حصہ امپورٹڈ ہے تو کیا اس کی حلت و حرمت کے تمام گوشوں پر نظر رکھنا ان کی ذمہ داری نہیں تھی ؟ اور حرام گوشت کا ملک میں درآمد کرنا اور اس کی تجارت کرنا انھوں نے کیسے جائز رکھا ؟ ——— دراصل یہ نام نہاد اسلامی حکومتیں یورپ کی غلامی اور اہل یورپ کی تقلید میں نابینا ہو گئی ہیں اور اسلامی روایات کو زندہ رکھنے میں تنگی محسوس کرتی ہیں اس لئے وہ جو بھی کریں انھیں روا ہے ۔

ایکسپورٹ کے گوشت کا حکم

موقع کی مناسبت سے ضروری ہے کہ ہم قدرے اجمال کے ساتھ یہ بیان کر دیں کہ موجودہ زمانہ میں ایکسپورٹ ، امپورٹ کے گوشت میں کیا کیا اسباب حرمت موجود ہیں تاکہ کم از کم وہ لوگ اس سے پرہیز کر سکیں جنھیں صرف رزق حلال ہی کی جستجو رہتی ہے اور اجتناب حرام کے سلسلہ میں وہ لوگ مصائب کا مقابلہ کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے ہیں ۔

اکسپورٹ کیے گئے گوشت میں اسباب حرمت کی اجمالی فہرست ملاحظہ ہو۔

(الف) اکسپورٹ کیے گئے گوشت میں مشینی ذبیحہ سرفہرست ہے اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مشینی ذبیحہ غیر شرعی ہونے کے باعث حرام ہے۔

(ب) گوشت کی بیشتر مقدار یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے ممالک سے اکسپورٹ ہوتی ہے۔ اور وہاں کے زیادہ تر سلاٹر ہاؤس والے اور اکسپورٹرز نصاریٰ ہیں۔ اور اس زمانے کے نصاریٰ کا ذبیحہ حرام ہے جس کے دلائل ہم آئندہ پیش کریں گے۔

(ج) اکسپورٹ کیا ہوا گوشت کسٹم میں پہنچتے ہی بھیجنے والے کے قبضہ اور نظر سے غائب ہو جاتا ہے پھر کارگو (مال بردار جہاز) میں بھی غائب رہتا ہے کسٹم اور کارگو کے ملازمین مذکورہ ممالک میں مشرکین و ملحدین اور نصارائے زمانہ ہوتے ہیں۔ جب کہ حکم شرع یہ ہے کہ گوشت جب قبضہ کافر میں پہونچ کر نظر مسلم سے ایک لمحہ کے لیے بھی غائب ہو جائے تو حرام ہے۔ لہٰذا اگر اکسپورٹ کیا ہوا گوشت اگرچہ ذبیحہ مسلم ہی ہو اور اگرچہ مسلمان ہی نے بھیجا ہو جب بھی وہ حرام ہو جاتا ہے۔ اس مسئلہ کی دلیل بھی ہم آگے بیان کریں گے۔

(د) مشینی ذبیحوں کے سلاٹر ہاؤسز ان جانوروں کا گوشت بھی "لحم حلال" کا لیبل لگا کر پارسل کر دیتے ہیں جن کے بیچ سر پر یا سینہ پر چھری چلی اور وہ مر گئے ایسے جانوروں کی حرمت اجماع سے ثابت ہے۔

میں نے حرمین شریفین میں ذبیحہ کے گوشت اور امپورٹڈ گوشت کی قیمتوں کا فرق بھی معلوم کیا تو پتہ چلا کہ امپورٹڈ گوشت کی قیمت چھ سات ریال فی کلو گرام ہے

جب کہ مقامی ذبیحہ پچیس سے تیس ریال میں ایک کیلو گرام دستیاب ہوتا ہے۔
اسی لئے عموماً ہوٹلوں میں اور ٹور کے مطبخوں میں امپورٹ کیا ہوا گوشت استعمال
ہوتا ہے ۔ حرمین طیبین کے محتاط عوام اس گوشت سے اجتناب رکھتے ہیں۔
بلکہ بہت سارے حجاج کرام اور زائرین کو بھی ہم نے ان مقدس علاقوں
میں اسی سبب سے امپورٹیڈ گوشت سے پرہیز کرتے ہوئے پایا ۔ ذہن نشین
کر لیجئے کہ حرام غذا انسان میں خبث پیدا کرتی ہے اور حرام غذا کی وجہ سے دعائیں
مقبول نہیں ہوتیں تو عبادات و زیارات کیا مقبول ہوں گی اس لئے حجاج کرام
اور زائرین پر لازم ہے کہ اللہ و رسول کے دربار میں پہنچ کر غذائی احتیاط برتیں
اگر چند روز گوشت نہیں کھائیں گے تو صحت پر کوئی برا اثر مرتب نہیں ہوجائیگا۔

طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ

آستانۂ حضور صدر الشریعہ قدس سرہٗ العزیز سے ملحق جامعہ امجدیہ رضویہ کی شاندار عمارت زیر تعمیر ہے ساتھ ہی عربی میڈیم سے سلسلۂ تعلیم بھی جاری ہے اہلسنت وجماعت کے غیرتمند حساس افراد بھرپور تعاون فرما کر روشن مستقبل کی طرف پیش قدمی کریں۔

کلیۃ البنات الامجدیہ

مستقل الگ عمارت میں لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کیلئے مخصوص ہے۔ اس شعبہ سے فارغ التحصیل عالمات وفاضلات کے کئی قافلے تیار ہو کر ملک کے طول وعرض میں دینی وعلمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

بیرونی طالبات کیلئے ایک رہائشی ہاسٹل تیار ہو چکا ہے مزید تعمیر جاری ہے اہل خیر حضرات تعلیمی اور تعمیری فروغ کیلئے بھرپور تعاون کریں۔

اپیل کنندہ

(علامہ) ضیاء المصطفیٰ قادری